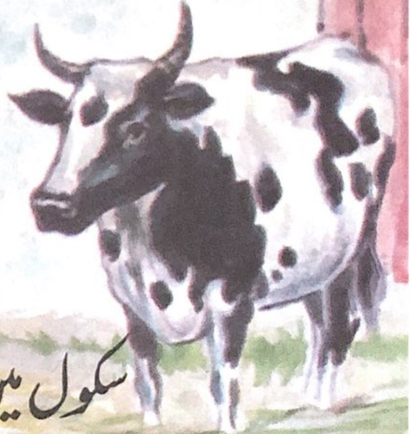

خالِد کے ساتھی

سکول میں بچّوں کا میلا تھا۔ خالد صُبح سویرے اُٹھا، مُنہ ہاتھ دھو کر ناشتا کیا اور سکول چلا گیا۔ میلے کی خُوشی میں اسے خیال ہی نہ رہا کہ اس کے پالتو جانور جنھیں وہ اپنا ساتھی سمجھتا ہے، اُس کا اِنتظار کر رہے ہیں۔ سُورج نِکل آیا تھا۔ اس وقت خالِد اپنے ساتھیوں کے پاس آیا کرتا تھا۔ لیکن آج وُہ گھر میں نہیں تھا۔

بکری نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ اُسے خالِد نظر نہ آیا۔ وہ زور سے بولی۔ "مَم مَم ..... مَیں ..... خالِد تم کہاں ہو؟ مجُھے گھاس دو۔ مَیں بھُوکی ہُوں۔" میمنا بھی چلّایا۔ "مَیں ..... مَیں ..... مَیں بھی بھُوکا ہُوں۔" گائے نے بھی اِدھر اُدھر دیکھا خالِد کہیں نظر نہ آیا۔ وُہ بھی زور سے بولی۔ "بھاں ..... بھاں ..... خالِد تم کہاں ہو؟ مجُھے چارا دو۔ مَیں بھُوکی ہُوں۔" بچھڑا بھی چِلّایا "ہاں ..... ہاں ..... مَیں بھی بھُوکا ہُوں۔" ڈربے سے مُرغا چِلّایا۔ "کُکڑُوں کُوں ..... مَیں بھُوکا ہُوں۔" مُرغی بولی۔ "کُٹ کُٹ کٹاک ..... مَیں نے انڈا دے دیا۔ اب مجُھے دانہ کِھلاؤ۔"

چُوزہ بولا "چُوں چُوں چُوں .... مجُھے بھی دانہ دو۔"

بِلّی ایک کونے میں سو رہی تھی۔ یہ آوازیں سُن کر وہ بھی جاگ اُٹھّی۔ دَوڑ کر اپنے برتن کے پاس آئی۔ دیکھا تو اس میں دُودھ نہ تھا۔ اِدھر اُدھر دیکھا۔ جب خالِد نظر نہ آیا تو کہنے لگی "میاؤں میاؤں .... مجُھے دُودھ دو۔ مَیں بھُوکی ہُوں۔" چھوٹا پِلّا باغ میں کھیل رہا تھا۔ وہ بھی بھاگا بھاگا آیا۔ دیکھا تو برتن خالی ہے۔ کھانے کو کچُھ بھی نہیں۔ وہ بھی چِلّایا۔ اُوں اُوں .... میں بھُوکا ہُوں۔"

خالِد کی اَمّی یہ آوازیں سُن کر کمرے سے باہر آئیں۔ دیکھا تو سَب جانور کھانے کو کچُھ مانگ رہے ہیں۔ اُنھوں نے گائے اور بچھڑے کو چارا ڈالا۔ بکری اور میمنے کو تازہ گھاس دِی۔ مُرغے، مُرغی اور چُوزے کو دانہ کھِلایا۔ بِلّی کو دُودھ اور پِلّے کو روٹی دِی۔ سب نے اُن کا شُکریہ ادا کیا۔

شام کو خالِد گھر آیا تو امّی نے اُسے سب کچُھ بتایا۔ اُسے اپنی غلطی کا رَنج ہُوا۔ وہ دَوڑ کر اپنے ساتھیوں کے پاس گیا۔ اُسے دیکھ کر سب جانور بولنے لگے۔ جیسے کہ رہے ہوں:۔

"خالِد! آج تُم نے ہم سب کو بھُلا دیا تھا۔"